**OPEN ACCESS:** Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com



# اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ماحولیاتی آلودگی کا تحفظ

Protection of environmental pollution in the light of Islamic teachings

Dr. Ruqia Bano
Lecturer, Department of Islamic Studies, The Women University Multan.
Email: ruqia.6089@wum.edu.pk

Dr. Javeria
Lecturer, Department of Arabic, The Women University Multan.
Email: ummuhammad786@gmail.com

Rabail Waseem
BS, Department of Islamic Studies, The Women University Multan.

Received on: 06-01-2026 Accepted on: 09-02-2026

**Abstract:**

Environmental pollution is one of the most critical challenges of the modern era, adversely affecting human health, ecosystems, and the natural balance of the earth. This research paper explores the causes, impacts, and prevention of environmental pollution in the light of Islamic teachings. The study highlights that the Holy Qur'an and the Sunnah emphasize the protection of nature, the preservation of balance (*mīzān*), and the prohibition of corruption (*fasād*) on earth. Islam encourages cleanliness, moderation, responsible consumption, and the development of a harmonious relationship with the environment. The objective of this study is to raise awareness among Muslims about their religious and moral duty to protect the environment. The findings suggest that implementing Islamic environmental ethics at both individual and collective levels can significantly contribute to reducing pollution and promoting sustainable development.

**Keywords:** Islamic teachings, environmental protection, pollution, Qur'an and Sunnah, balance (mīzān), corruption (fasād), sustainability, cleanliness, moderation, eco-ethics.

عصرِ حاضر سائنسی ایجادات اور صنعتی ترقی کا دور ہے۔اس ترقی نے بلاشک وشبہ انسان کو جہاں بہت سی سہولتیں اور آسائشیں فراہم کی ہیں وہیں بہت سے مسائل بھی کھڑے کر دیئے ہیں۔ان میں سر فہرست ماحولیاتی آلودگی کا مسئلہ ہے۔پوری دنیا میں اس تیزی سے بڑھتی ہوئی آلودگی کی وجہ سے انسان اور دیگر جاندار اشیاء پر تباہ کن منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔اس ماحولیاتی آلودگی سے نہ تو نیلگوں آسمان پر اڑتے پنچھی محفوظ ہیں اور نہ ہی فضا مامون ہے۔اسی طرح نہ تو صاف شفاف پانی میں رہنے والی مچھلیاں اس کی زد سے بچ پائی ہیں اور نہ ہی پانی اس سے محفوظ ہے۔رہی بات سطح زمین کی اور اس کے باسیوں کی تو وہ سب سے زیادہ اس کے متاثرین میں شامل ہیں۔یہ ساری آلودگی انسان کی اپنی ہی کوششوں سے اور اس کے اپنے ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔ ہمارا ملک پاکستان بھی انہی مسائل سے دوچار ہیے۔ Global Climate

Change Risk Index 2017 کے مطابق ماحولیاتی آلودگی سے متاثر ہونے والے ممالک میں پاکستان کا ساتواں نمبر ہے۔[1] اس لیے دیگر ممالک کی طرح ہمارے ملک میں بھی ماحولیاتی آلودگی کا باعث بننے والی اشیاء کو بعض حدود و قیود کے تابع رکھنے کے لیے پاکستان میں ماحولیاتی تحفظ کا قانون Pakistan environmental Protection Act 1997 نافذ العمل ہے۔[2]

انسانی فطرت ہے کہ وہ قانون کی پاسداری مجبوری کی وجہ سے کرتا ہے لیکن اگر اس کی اخلاقی تربیت اچھی کر دی جائے تو بہت سے مسائل جنم لینے سے پہلے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ان مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لئے اللہ رب العزت رسول کریم ﷺ کی سیرت کو ہمارے لیے عملی نمونہ قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[3]

**"بیشک رسول اللہ میں تمہارے لیے نہایت عمدہ نمونہ ہے"**

تاکہ قیامت تک کے مسلمان اپنے مسائل کے حل کے لیے سیرت النبی ﷺ کی طرف رجوع کریں۔ ماحولیاتی آلودگی سے نمٹنے کے بارے میں سیرت النبی ﷺ میں خاطر خواہ رہنمائی موجود ہے۔

### ماحول کی لغوی معنی:

"ماحول" عربی زبان کا لفظ ہے جو "حَوْل" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں:

**"گرد و پیش[4]، ارد گرد، یا آس پاس کی چیزیں"۔**

یعنی وہ تمام اشیاء یا عناصر جو کسی چیز کے گرد موجود ہوں۔

### ماحول کی اصطلاحی تعریف:

اصطلاحاً ماحول سے مراد وہ قدرتی نظام ہے جو انسان اور دیگر جانداروں کے ارد گرد موجود ہوتا ہے اور ان کی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ اس میں **ہوا، پانی، زمین، پودے، جانور، انسان، سورج کی روشنی، درجہ حرارت، اور دیگر قدرتی و انسانی عوامل** شامل ہوتے ہیں۔

ماحول کی مختلف ماہرین سے مختلف تعریفات منقول ہیں ان میں سے چند اہم تعریفات درج ذیل ہیں:

"روئے زمین پر وہ خارجی اثرات جو انسانوں اور دیگر کائنات کے ارد گرد پائے جاتے ہیں اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں"[5]

"ہوا، پانی اور زمین پر موجود عناصر کا وہ مجموعہ جس میں انسان، جانور اور پودے رہتے ہیں ماحول کہلاتا ہے"۔[6]

"اصطلاح میں ماحول ان سب اشیاء اور چیزوں کو کہا جاتا ہے جو انسان کے ارد گرد ہے"[7]

ماحول نہ صرف جانداروں کے جینے کے لیے ضروری ہے بلکہ ان کے جسمانی، ذہنی اور روحانی نشو و نما میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

**تحفظ کی لغوی معنی:**

"تحفظ " عربی زبان کے لفظ "حِفظ " سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں : محفوظ رکھنا، بچانا، نگہبانی کرنا، یا حفاظت کرنا"۔

**ابن منظور اپنی کتاب لسان العرب میں لکھتے ہیں کہ :**

"الحفْظُ: الصَّوْنُ، والرّعايَةُ، والمراعاةُ، والمنْعُ"[8]

"حفَظ کے معنی ہیں: بچاؤ، نگہبانی، خیال رکھنا، اور کسی چیز کو نقصان سے روکنا۔"

**تحفظ کی اصطلاحی تعریف:**

تحفظ سے مراد وہ عمل یا تدابیر ہیں جن کے ذریعے کسی چیز کو نقصان، خرابی یا تباہی سے بچایا جائے۔ یہ تدابیر کسی فرد، معاشرے، اقدار، یا ماحول کی بقاء اور سلامتی کے لیے اختیار کی جاتی ہیں۔ [9]

**ماحولیاتی تحفظ کی تعریف:**

ان دونوں الفاظ کے مجموعے **"ماحولیاتی تحفظ "** کا مطلب ہے:

**"ماحول کی حفاظت کرنا، اس کو آلودگی، نقصان یا تباہی سے بچانا، اور اس کے فطری توازن کو برقرار رکھنا۔"**[10]

ماحولیاتی تحفظ سے مراد ایسے تمام اقدامات، اصولوں اور طریقہ کار کا مجموعہ ہے جن کا مقصد فطری ماحول (زمین، پانی، ہوا، جنگلات، حیوانات اور نباتات) کو آلودگی، تباہی اور بگاڑ سے بچانا اور اسے آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ بنانا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں انسان قدرتی وسائل کے ذمہ دارانہ استعمال، آلودگی کے کنٹرول، جنگلات کی حفاظت، جانوروں کی بقاء، اور ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

ماحولیاتی تحفظ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ زمین پر زندگی کی تمام اشکال کو ایک صاف، محفوظ، اور متوازن ماحول فراہم کیا جائے تاکہ انسان سمیت ہر مخلوق اپنی زندگی بہتر طریقے سے گزار سکے۔

**ماحولیاتی آلودگی کا مفہوم**

ماحولیاتی آلودگی کی چند اہم تعریفات درج ذیل ہیں:

ماحولیاتی آلودگی سے مراد قدرتی ماحول میں ایسے اجزاء شامل کرنا ہے کہ جس کی وجہ سے ماحول میں منفی اور ناخوشگوار تبدیلیاں واقع ہوں۔[11]

آلودگی غلط جگہ پر کسی نقصان دہ چیز کی بہت زیادہ مقدار کا نام ہے۔[12]

ڈاکٹر سعید اللہ قاضی لکھتے ہیں کہ ماحولیاتی آلودگی کا تعلق صرف ہوا پانی مٹی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس میں اخلاقی، ثقافتی، تعلیمی، سیاسی، معاشرتی اور معاشی امور بھی داخل ہیں۔[13] اس لحاظ سے ماحولیاتی آلودگی کو ماہرین نے اس کی نوعیت اور اثرات کے اعتبار سے تقسیم کیا ہے۔ ان میں سے چند اہم اقسام کی وضاحت یہاں بیان کی جاتی ہے۔

## زمینی آلودگی

سطح زمین پر موجود کیمیائی اجزاء، کھاد کیڑے مار ادویات (pesticides) اور دوسرے نقصان دہ عناصر جیسا کہ سرف، صابن، ڈیٹر جنٹ، منشیات اور سیمنٹ نے زمین کی زرخیزی اور شادابی کو متاثر کر دیا ہے۔ تو دوسری طرف بڑھتی ہوئی آبادی اور انسانی ضروریات کے پیش نظر تعمیرات کی کثرت، جنگلات کے کٹاؤ، زراعت کے پھیلاؤ اور صنعتی فضلے نے مسئلے کی سنگینی کو اور بڑھا دیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے زمین کو آلودہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لعنت کرنے والے دو کاموں سے بچو (ملعونوں سے ڈرو) انہوں نے عرض کیا وہ لعنت کرنے والے کام کون سے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگوں کے راستوں اور صحنوں کو آلودہ کرتے ہیں"۔ [14]

آپ ﷺ نے عبادت خانوں کو بھی صاف ستھرا رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"مسجد میں تھوکنا (آلودہ کرنا) گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کی تدفین ہے"۔ [15] درخت لگانا اسلام میں صدقہ جاریہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو مسلمان درخت لگاتا ہے۔ وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے" [16] اگر زمین کو آباد کرنا صدقہ ہے تو زمین کو زہریلا اور برباد کرنا گناہ ہے۔

دوسری طرف جو لوگ راستوں سے ضرر رساں چیزوں اور آلودگی کو دور کرتے ہیں ان کے لئے رسول اللہ ﷺ نے مغفرت کی بشارت فرمائی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص کسی راستہ میں چلا جارہا تھا کہ اس نے راستے میں کانٹوں کی ایک شاخ پڑی ہوئی دیکھی تو اس کو ہٹا دیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب اسے یہ دیا کہ اس کو بخش دیا۔ [17]

ماحول کو آلودہ کرنے سے بچنے کے بارے میں امام غزالی لکھتے ہیں کہ جب قصاب دکان کے سامنے راستے میں جانور کو ذبح کر کے راستے کو خون سے آلودہ کرے تو یہ بھی برائی ہے، اس سے بھی منع کیا جائے گا، بلکہ قصاب پر ضروری ہے کہ اپنی دکان کے اندر ذبح کرنے کی جگہ بنائے کیونکہ راستے میں ذبح کرنے کی وجہ سے راستہ تنگ ہو جاتا ہے اور نجاست کی چھینٹوں کی وجہ سے، نیز گندگی کے باعث لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اسی طرح صاف ستھرے راستوں پر کوڑا کرکٹ پھینکنا یا خربوزے کے چھلکے ڈال دینا یا پانی چھڑکنا جس سے لوگوں کے پھسلنے اور گرنے کا اندیشہ ہو، یہ تمام امور بھی برائیوں میں شامل ہیں۔ [18] یعنی امت کو یہ تربیت دی کہ نہ تو نقصان دو اور نہ نقصان اٹھاؤ۔ [19]

### قرآن مجید کی روشنی میں زمینی آلودگی

"وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا" [20]

ترجمہ: "اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔"

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ" [21]

ترجمہ: "خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا ان اعمال کی وجہ سے جو لوگوں نے خود کمائے"

"وَإِلَى ٱلْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ"[22]

ترجمہ: "اور زمین کو دیکھو کہ کیسے بچھائی گئی۔"

**فضائی آلودگی**

زمین میں ماحول ماحولیاتی تبدیلیوں کے شدید مہلک اور تباہ کن اثرات کی وجہ سے اور گرین ہاؤس گیسوں[23] کی وجہ سے اوزون کے حفاظتی غلاف میں سوراخ ہو چکا ہے۔ اس کے نتیجہ میں موسمی غیر معمولی تبدیلیاں دیکھنے میں آرہی ہیں۔ سمندروں کی سطح پر درجہ حرارت بڑھ رہا ہے، سمندروں کی تیزابیت نارمل سے 26% بڑھ چکی ہے، آرکٹک گلیشیر پر برفانی چادر 3.5% ہر دس سال کی شرح سے گھٹ رہی ہے، جس کے نتیجہ میں پانی کی کمی، فصلوں کی گھٹتی پیداوار، جانوروں، کیڑے مکوڑوں وغیرہ کی نابودگی اور سمندری سواحل کے آس پاس کے ملکوں اور آبادیوں کے زیر آب آنے کے خطرات اور امکانات بڑھ رہے ہیں۔[24] ان آج جدید دنیا اس بات کو بھی تسلیم کرتی ہے کہ ماحولیات کی بہتری، آلودگی سے بچاؤ، زمینی کٹاؤ سے روک، درجہ حرارت میں کمی اور بارشوں کے حصول میں درخت بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس آلودگی سے نمٹنے کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شجر کاری کی اہمیت پر بہت زیادہ زور دیا ہے اور اس حد تک تاکید بیان کی گئی ہے کہ درخت لگانے کو صدقہ جاریہ قرار دیا گیا ہے۔[25] بہت سی روایات میں موجود ہے کہ رسول کریم کیا کیا ہم نے خود اپنے ہاتھوں سے شجر کاری کر کے امت کو اس کا عملی نمونہ بھی پیش کیا۔[26] حضرت انس بن مالک بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول اسلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر قیامت قائم ہو اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کی چھوٹی سی شاخ ہو اور اٹھنے سے پہلے اس پودے کو لگا سکتا ہو تو لگا دے۔[27] آپ کی اس تاکید و عملی نمونے سے رہنمائی کی وجہ سے خلفائے راشدین نے شجر کاری کو نہ صرف عملاً فروغ دیا بلکہ رعایا کو بھی اس کی تلقین کی۔ اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت عمر کے ساتھ چل رہا تھا تو انہیں ایک گری ہوئی کھجور نظر آئی، آپ نے فرمایا: اسے اٹھالو، میں نے کہا: کھجور کا میں کیا کروں گا؟ فرمایا: ایک ایک کھجور سے کئی کھجورین بن جائیں گی، پھر ایک کھجوروں کے کھیلان سے گزرے تو فرمایا اسے یہاں ڈال دو۔[28] یہ تربیت نبوی کا اثر تھا کہ تمام خلفاء کو اس کا بڑا اہتمام تھا۔ حضرت عثمان غنی کے کے بارے میں بھی آتا ہے کہ ان کو شجر کاری سے بہت شغف تھا اور اس کو وہ مصلحین کی علامت تصور کرتے تھے۔[29] حضرت امیر معاویہ نے بھی اپنے آخری عہد حیات میں شجر کاری اور ویران زمینوں کی آباد کاری پر خاصی توجہ دی۔[30] ان شواہد و نظائر سے معلوم ہوا کہ سب مسلمانوں کو شجر کاری کے لیے عملی اقدامات کرنے چاہئیں کہ یہ ہر مسلم کی ذمہ داری میں شامل ہے۔

ایک مرتبہ نبی کریم سی ام ام معبد کے پاس باغ میں تشریف لے گئے تو فرمایا اے ام معبد! یہ کھجور کا درخت مسلمان نے لگایا ہے کافر نے۔ اس نے کہا مسلمان نے آپ مسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان بھی کوئی پودا لگائے اور اس سے انسان اور چوپائے اور پرندے جو بھی کھائیں تو اس لگانے والے کے لیے قیامت کے دن تک صدقہ کا ثواب ہو گا۔[31] ایک روایت میں ہے کہ فارس کے بادشاہ نہروں کی کھدائی اور شجر کاری

میں بہت رغبت رکھتے تھے اسی وجہ سے ان کی عمریں بھی لمبی ہوا کرتی تھیں۔ایک نبی ﷺ نے فارس کے لوگوں کی لمبی عمر سے متعلق اللہ پاک کی بارگاہ میں استفسار کیا تو اللہ پاک نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ یہ لوگ میرے شہر کو آباد کرتے ہیں،اسی وجہ سے یہ دُنیا میں زیادہ عرصہ زندہ رہتے ہیں۔[32] آج جدید سائنس اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ ان لوگوں کی عمریں واقعی لمبی ہوتی ہیں جو صاف ستھری آب وہوا میں رہتے ہیں۔دوسری طرف ان لوگوں کی عمریں کم ہوتی ہیں جو آلودہ آب وہوا میں رہتے ہیں اور وہ طرح طرح کی بیماریوں میں بھی مبتلا رہتے ہیں بلکہ ڈاکٹر بیماروں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ صحت یابی کے حصول کے لیے کسی صحت افزا مقام پر چلے جائیں گے تو وہ جلدی صحتیاب ہو جائیں گے۔اس لیے انسانیت کو اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ وہ سیرت النبی طی اسلام کے ان روشن گوشوں سے رہنمائی حاصل کر کے ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے میں اپنا کردار ادا کرے۔

**آبی آلودگی**

آبی آلودگی سے مراد پانی کے قدرتی ذرائع جیسے دریا، نہریں، جھیلیں، اور زیر زمین پانی میں مضر اور زہریلے مادوں کی آمیزش ہے، جو انسانوں، جانوروں اور پودوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس کی بنیادی وجوہات میں صنعتی فضلہ، زرعی کیمیکلز (pesticides, fertilizers)، گھریلو کوڑا کرکٹ، اور نکاسی آب کے ناقص نظام شامل ہیں۔

**اسلامی تعلیمات میں پانی کی اہمیت:**

اسلام میں پانی کو ایک عظیم نعمت قرار دیا گیا ہے۔قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ[33]"

"اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ پانی زندگی کی بنیاد ہے، لہٰذا اس کی حفاظت انسان کی دینی ذمہ داری ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے پانی کے استعمال میں اسراف سے منع فرمایا، حتیٰ کہ وضو کرتے ہوئے بھی فضول خرچی سے بچنے کا حکم دیا:

"لا تسرف في الماء ولو كنت على نهر جار[34]"

"پانی میں اسراف نہ کرو، خواہ تم بہتے دریا پر ہی کیوں نہ ہو۔"

**آبی آلودگی کے اثرات:**

ماحولیاتی آلودگی کے انسانی زندگی اور قدرتی نظام پر نہایت خطرناک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔آلودگی کی وجہ سے پینے کے صاف پانی کی قلت پیدا ہو رہی ہے، جس سے انسانوں اور جانوروں دونوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔آلودہ پانی دریاؤں، جھیلوں اور سمندروں میں موجود آبی حیات کے لیے بھی تباہ کن ثابت ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں مچھلیوں اور دیگر آبی جانداروں کی ہلاکت واقع ہوتی ہے۔اسی طرح گندا اور آلودہ ماحول مختلف بیماریوں جیسے ہیضہ، یرقان اور آنتوں کی بیماریوں کے پھیلاؤ کا سبب بنتا ہے، جو انسانی صحت کے لیے شدید خطرہ ہیں۔

آلودگی فصلوں کی پیداوار کو بھی متاثر کرتی ہے، کیونکہ آلودہ پانی اور مٹی زرعی زمین کی زرخیزی کو کم کر دیتے ہیں۔ان تمام اثرات کے نتیجے میں ماحولیاتی نظام کا توازن بگڑ جاتا ہے، جس سے قدرتی زندگی اور انسانی بقا دونوں خطرے میں پڑ جاتی ہیں۔

**اسلامی نکتہ نظر سے تدارک:**

اسلامی تعلیمات ہمیں درج ذیل رہنمائی فراہم کرتی ہیں:

- پانی کو پاک اور صاف رکھنا فرض ہے
- فضلہ اور ناپاک چیزوں کو پانی میں پھینکنے سے اجتناب کرنا
- عوامی فلاح کے ذرائع (پانی کے ذخائر) کو نقصان نہ پہنچانا
- پانی کے ذخائر کا عدل وانصاف سے استعمال

**صنعتی آلودگی**

عالمی حکمرانی کا حصول مضبوط معیشت کے بغیر ممکن نہ تھا۔اس لیے صنعتی طور پر اپنے آپ کو مضبوط بنانے کے لیے صنعتی انقلاب برپا کیا گیا، چنانچہ یہ آلودگی ہاتھوں سے تیار کی گئی صنعتوں وغیرہ کے نتیجے میں وجود میں آئی ہے۔ تیز پروڈکشن یا مصنوعات کی جلد تیاری، مال وزر کی چمک دھمک اور زیادہ کمائی کے لالچ نے یہ آلودگی پیدا کی ہے۔اس حقیقت سے انکار کرنا ممکن ہی نہیں کہ زمین پر واقع ہونے والا یہ سارا فساد و بگاڑ خود انسان کے اپنے ہاتھوں کے کیے دھرے کا نتیجہ اور اس کی اپنی بداعمالیوں کا پھل ہے۔اس حقیقت کو خالقِ کون و مکاں نے یوں بیان فرمایا ہے۔ارشادالٰہی ہے:

ظَہَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ[35]

"خشکی و تری میں لوگوں کی بداَعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا"

اور اس میں بھی کسی عقلمند کے لیے شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں کہ اس سارے فساد کا علاج بھی انسان ہی کے ہاتھوں ممکن ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ[36]

"اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو آپ نہ بدلیں۔اور یہ اس وقت تک ہر گز ممکن نہیں جب تک یہ سب اپنے رب کی طرف تائب نہ ہوں اور جب تک اسے ہی اپنا آخری سہارا اقرار نہ دیں اور واپس فطرت خداوندی کی طرف نہ لوٹ جائیں۔

**حیاتی آلودگی**

عصر حاضر میں بہت زیادہ تباہی حیاتیاتی آلودگی کی وجہ سے رونما ہوئی ہے۔ ترقی یافتہ اقوام نے اقتصادی برتری کے حصول کے لیے اپنے

ماحولیاتی نظام اس قدر بگاڑ پیدا کر دیا ہے کہ کرہ عرض پر رہنے والے انسانوں کی زندگی مشکل ہوتی چلی جارہی ہے۔ کروناوائرس بھی اس حیاتیاتی آلودگی کا ایک مظہر ہے۔اس سے قبل بھی اس طرح کے مختلف وائرس انسانی زندگی کو نقصان پہنچا چکے ہیں۔حیاتیاتی آلودگی نہ صرف انسان کو بلکہ تمام جاندار اشیاء کو متاثر کرتی ہے۔حیاتیاتی آلودگی کا سبب مختلف طرح کے طفیلیے(Parasites)،بیکٹیریا(Bacteria)، وائرس(Viruses)، پاپیتھوجینز(pathogens)ہوتے ہیں اوران کے پھیلنے کا ایک بہت بڑا سبب گندگی وآلودگی ہوتی ہے اور اسلام میں گندگی اور آلوگی کو سخت ناپانس کیا گیاہے اور صاف ستھرا رہنے کو پسند کیا گیا ہے۔قرآن پاک میں مسلمانوں کی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاف ستھرا رہتے ہیں۔ارشاد ربانی ہے:

فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا[37] اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک صاف ہونے کو پسند کرتے ہیں۔ایک دوسرے مقام پر بتایا گیا ہے کہ صفائی کا اہتمام کرنے والوں کو اللہ رب العزت محبوب رکھتا ہے ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ[38] اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور پاکیزگی اختیار کرنے والو کو پسند کرتا ہے۔

اَحادیث مبارکہ میں بھی صفائی کی بہت زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے۔رسول کریم ﷺ نے صفائی کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔[39] آج کرونا وائرس کی وبا کی وجہ سے ڈاکٹرز نے بار بار ہاتھ دونے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈال کر ان اعضاء کو صاف اور تر رکھنے کا مشورہ دیا ہے اور اسلام میں مسلمانوں کو تو پہلے سے ہی یہ تعلیم ہے کہ وہ پنجگانہ نمازوں کے لئے وضو کریں اور یوں صفائی ستھرائی کا اہتمام کریں۔وضو کی اسی اہمیت کے پیش نظر رسول کریم ﷺ نے وضو کو بھی ایمان کا جزو قرار دیا۔[40] حضرت صالح بن ابی حسان، حضرت سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالی پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں، وہ صاف ہیں اور صفائی کو پسند کرتے ہیں، وہ کریم ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں۔وہ سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں لہذا تم لوگ پاک صاف رہا کرو۔راوی کہتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعید نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو۔[41] یوں حیاتیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لیے بھی سیرت النبی ﷺ میں رہنمائی کی روشن مثالیں موجود ہیں جن پر عمل کر کے حیاتیاتی آلودگی سے بچا جا سکتا ہے۔

## نیوکلیاتی آلودگی

آج طاقت وغلبہ کے حصول کے لیے اور عالمی سطح پر اپنی حکمرانی کو قائم رکھنے کیلئے ہر ملک ایک دوسرے سے آگے بڑھتا چلا جارہا ہے۔طاقت کی اس تیز دوڑنے دنیا میں آلودگی کو خطرناک حد تک بڑھادیا ہے۔ہیروشیما اور ناگاساکی میں پھینکے جانے والے ایٹم بم کے اثرات آج بھی ختم نہیں ہوسکے۔[42] دنیا ایٹم بن بنانے کے بعد ہائیڈروجن بم اور دیگر نئے سے نئے ہتھیار بنانے کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کو بے تاب ہے۔اس کی وجہ سے ہر ملک اپنے ناجائز کام کو بھی جائز سمجھنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ برے فعل کو بھی اچھا عم سمجھنے لگتا ہے،اور یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اس وقت وہ جس ڈھنگ سے چلارہا ہے فساد فی الارض کا وہ رنگ ہی دراصل صحیح رنگ ڈھنگ ہے اور وہی عین اصلاح ہے۔اس کا حال بعینہ ان منافقوں جیسا ہو جاتا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (11) اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ[43]

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں، خبر دار! یقیناً یہی لوگ فساد کرنے والے ہیں لیکن وہ اس کا شعور و سمجھ نہیں رکھتے۔

یعنی قرآن پاک میں اس لحاظ سے بھی رہنمائی موجود ہے کہ اللہ رب العزت نے طاقت کے حصول کی ان شکلوں کو فساد فی الارض کہہ کر انسانیت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ واپس ماحول کو توازن اور اعتدال کی طرف لے جائیں۔

## پلاسٹکی آلودگی

پلاسٹک کے برتن، شاپنگ بیگز، پیکنگ، آرائشی سامان وغیرہ سے بھی آلودگی پیدا ہونے سے صحت پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ جو کینسر، معدہ و جگر کی خرابی اور دیگر موذی امراض کا سبب بنتے ہیں۔ ان سے نمٹنے کے لیے بھی سیرت رسول ﷺ میں خاطر خواہ رہنمائی موجود ہے۔ چنانچہ روایات میں ہے کہ رسول کریم ﷺ کھانے پینے کے لیے لکڑی کے برتن[44] استعمال فرمایا کرتے تھے۔ اور کانچ و مٹی کے برتن[45] استعمال کرنے کا بھی روایات میں ذکر ملتا ہے۔ اور آپ نے امت کو بھی یہ ترغیب دی ہے کہ وہ مٹی کے برتن استعمال کریں۔[46] اگر آج ہم مٹی یا کانچ کے برتن استعمال کریں تو اس آلودگی سے کافی حد تک بچا جا سکتا ہے۔ رہی بات شاپنگ بیگز کی تو اس بارے میں یہ تعلیم موجود ہے کہ آپ اپنی اشیاء چھپا کر کسی کپڑے کے تھیلے[47] میں خرید کر لائیں۔ پرانے وقتوں میں یہی کپڑے کے تھیلے استعمال ہوتے تھے اور اب جبکہ آلودگی کی وجہ سے اکثر ممالک کی طرح پاکستان میں بھی ان شاپنگ بیگز پر پابندی لگا دی گئی ہے تو اب دوبارہ ان کپڑوں کے بیگز کا استعمال عام ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور آرائشی معاملات میں بھی سیرت النبی ﷺ میں سادگی کی تعلیم دی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سادگی ایمان میں داخل ہے۔[48]

## ماحولیاتی آلودگی سے نمٹنے کے سلسلے میں ذمہ داریاں

بحیثیت مسلمان ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ایسے تمام عوامل کو دور کریں جن کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی پیدا ہو رہی ہے بلکہ شریعت اسلامیہ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ایسی تمام حرکات و سکنات سے اجتناب کریں، ایک اچھے پاکستانی شہری ہونے کے ناطے بھی یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان تمام امور کو سمجھیں اور ان پر عمل کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ مندرجہ ذیل سطور میں اس حوالے سے چند اہم ذمہ داریاں بتائی گئی ہیں:

1. بلا ضرورت نہ تو کوڑا کرکٹ کو آگ نہ لگائیں اور نہ ہی فصلوں کو آگ لگائیں۔
2. کھانے اور پانی کے ضیاع سے بچ کر غذائی آلودگی کو کم کیا جائے۔
3. ایسے تمام امور سے اجتناب کریں جن کی وجہ سے دھواں یا سموگ پیدا ہو۔
4. ایسے تمام کام جن سے فضا میں زہریلی گیسیں شامل ہو یا زہریلی گیسوں کا اخراج ہو ترک کر دیئے جائیں۔

5. شجر کاری کو فروغ دے کر ماحولیاتی آلودگی کی کمی میں ہمیں اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے۔
6. بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ لکڑی کے حصول کے لیے جان بوجھ کر جنگلات میں آگ لگا دیتے ہیں۔ یہ امر انتہائی قابل مذمت ہے اس سے باز آنا چاہیے۔
7. جب تک انتہائی ضروری نہ ہو کسی درخت کو کاٹنے سے باز رہنے چاہیے۔
8. آبی آلودگی کو فروغ دینے والے تمام محرکات سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کے لیے زرعی، صنعتی یا گھریلو فضلہ پانی میں نہیں بہانا چاہیے۔
9. موٹر سائیکل، کاروں اور گاڑیوں کی بروقت دیکھ بھال کی بدولت فضائی آلودگی میں کمی لائی جا سکتی ہے۔
10. شاپنگ بیگز ماحولیاتی آلودگی کا بہت بڑا سبب ہیں۔ کیونکہ یہ کسی بھی طرح گلتا سڑتا نہیں ہے۔ اس لیے اس کے متبادل کے طور پر کپڑے کا تھیلا استعمال کرنا چاہیے۔
11. اپنے گھروں میں رہتے ہوئے اونچی آواز میں میوزک، نعت یا تقریر وغیرہ نہیں سننی چاہئے۔
12. ہمیں حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے کہ ماحول کو صاف ستھرا رکھیں اور ہر قسم کی گندگی و آلودگی کے پھیلانے سے بچیں۔
13. مندرجہ بالا نکات پر نہ صرف ہم خود عمل کریں بلکہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ شعور و آگاہی کے فروغ میں اپنا مئوثر کردار ادا کریں۔

**سفارشات**

- قرآن و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں ماحولیاتی تحفظ سے متعلق عوامی شعور بیدار کیا جائے۔
- مساجد، مدارس، اور دینی اجتماعات میں ماحولیاتی آلودگی کے نقصانات اور اسلامی تعلیمات پر خطبات دیے جائیں۔

**1۔ درخت لگانے کی ترغیب**

- نبی اکرم ﷺ نے درخت لگانے کو صدقہ جاریہ قرار دیا۔ (مسند احمد، حدیث: 23495)
- سرکاری و نجی سطح پر شجر کاری مہمات کو فروغ دیا جائے اور ہر مسلمان کو ترغیب دی جائے کہ کم از کم ایک درخت ضرور لگائے۔

**2۔ پانی کے تحفظ پر زور**

- قرآن مجید پانی کو "ہر زندہ چیز کی بنیاد" قرار دیتا ہے (الأنبیاء: 30)
- نبی ﷺ نے پانی میں اسراف سے منع فرمایا، حتیٰ کہ وضو میں بھی (ابو داؤد، حدیث: 96)
- پانی کے فضول استعمال سے اجتناب اور صاف پانی کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

**3۔ صفائی ستھرائی کو عمومی عادت بنانا**

- "اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ" (صفائی ایمان کا نصف ہے) — صحیح مسلم، حدیث: 223

- عوام میں کچرا پھینکنے کی ممانعت اور صفائی کو مذہبی فریضہ سمجھنے کی تعلیم دی جائے۔

**4۔ شور و آواز کی آلودگی سے پرہیز**

قرآن مجید میں فرمایا گیا: "بیشک آوازوں میں سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے" (لقمان: 19) لاؤڈ اسپیکر، ہارن، اور تیز آواز کے دیگر ذرائع کے استعمال میں احتیاط کی جائے۔

**آلات کی آواز دھیمی رکھنا:** گھر میں ٹیلی ویژن، ریڈیو، میوزک سسٹم اور کمپیوٹر وغیرہ چلاتے وقت آواز ہمیشہ اتنی دھیمی رکھیں جو صرف آپ کے کمرے تک محدود رہے۔

**ہیڈ فونز کا درست استعمال:** گانے سنتے یا ویڈیوز دیکھتے ہوئے ہیڈ فونز کا استعمال کریں، لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ ہیڈ فونز کی آواز بھی بہت تیز نہ ہو تا کہ آپ کی سماعت متاثر نہ ہو۔

**گاڑیوں کے ہارن کا کم سے کم استعمال:** گاڑی چلاتے وقت بلاوجہ ہارن بجانے سے گریز کریں۔ خاص طور پر ہسپتالوں، تعلیمی اداروں اور رہائشی علاقوں کے پاس) "No Honking" ہارن نہ بجائیں) کے قوانین کی پاسداری کریں۔

**5۔ زہریلے دھوئیں اور فضائی آلودگی سے بچاؤ**

- فیکٹریوں اور گاڑیوں کے زہریلے دھوئیں کی روک تھام کے لیے حکومتی قوانین پر عمل درآمد کیا جائے۔
- ماحول دوست ایندھن، سائنسی طریقوں، اور اسلامی جذبے کے ساتھ عمل کیا جائے۔

**6۔ جانوروں اور پرندوں کے ساتھ حسن سلوک**

- نبی ﷺ نے جانوروں کو بلاوجہ اذیت دینے سے منع فرمایا (صحیح بخاری، حدیث: 2365)
- جنگلی حیات کے تحفظ اور غیر ضروری شکار سے اجتناب کیا جائے۔

**7۔ اسلامی نصاب میں ماحولیات شامل کی جائے**

اسلامی تعلیمات کے مطابق ماحول کا تحفظ اور وسائل کا درست استعمال ہماری دینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے، اس لیے اسکولوں اور مدارس کے نصاب میں ماحولیاتی شعور کو شامل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بچوں کو بچپن ہی سے شجر کاری، صفائی اور پانی کی بچت جیسی نبویؐ ہدایات پڑھا کر ہم ان میں ایک ذمہ دار شہری کا احساس پیدا کر سکتے ہیں۔ جب نئی نسل زمین کو اللہ کی امانت سمجھ کر اس کی حفاظت کرے گی، تو معاشرے سے آلودگی اور اسراف کا خاتمہ ممکن ہو سکے گا۔ تعلیمی نصاب میں ان پاکیزہ اصولوں کی شمولیت نہ صرف ہمارے ماحول کو بہتر بنائے گی بلکہ ہماری اخلاقی اقدار کو بھی مضبوط کرے گی۔

**8۔ ری سائیکلنگ اور کوڑا کرکٹ کا درست انتظام**

اسلام دینِ فطرت ہے جو صفائی، پاکیزگی اور ماحول کے تحفظ کی تعلیم دیتا ہے۔ ری سائیکلنگ اور کوڑا کرکٹ کا درست انتظام بھی اسلامی

تعلیمات کے مطابق ایک اہم ذمہ داری ہے۔ قرآنِ مجید اور احادیثِ نبوی ﷺ میں صفائی اور اعتدال پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اسلام میں صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ صحیح مسلم میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ" "یعنی" "پاکیزگی نصف ایمان ہے۔" "اسی طرح اسلام فضول خرچی اور وسائل کے ضیاع سے منع کرتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

ری سائیکلنگ دراصل وسائل کو ضائع ہونے سے بچانے اور دوبارہ استعمال میں لانے کا عمل ہے، جو اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ کاغذ، پلاسٹک، شیشہ اور دیگر اشیاء کو دوبارہ استعمال کرنا ماحول کے تحفظ اور نعمتوں کی قدر کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اسلام راستوں اور عوامی مقامات کو صاف رکھنے کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کو صدقہ قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماحول کو صاف رکھنا ایک نیکی اور معاشرتی ذمہ داری ہے۔

### 9۔ قانون سازی اور فتوے

ماحولیاتی تحفظ کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل اور مفتیان کرام ماحولیاتی آلودگی کو گناہ قرار دے کر فتاویٰ جاری کریں۔ ماحولیاتی تحفظ کے لیے قانون سازی اور دینی رہنمائی نہایت ضروری ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے ماحول کو نقصان پہنچانا، پانی اور ہوا کو آلودہ کرنا، اور صفائی کا خیال نہ رکھنا معاشرے اور انسانیت کے حق میں نقصان دہ عمل ہے۔ اس لیے اسلامی نظریاتی کونسل اور مفتیانِ کرام کو چاہیے کہ وہ ماحولیاتی آلودگی، فضول خرچی، اور قدرتی وسائل کے ضیاع کو اخلاقی و دینی جرم قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف واضح فتاویٰ جاری کریں۔

### نتائج

متذکرہ بالا بحث سے معلوم ہوا کہ ماحولیاتی آگاہی اور قدرتی وسائل کا تحفظ اسلامی تعلیمات کا لازمی جزو ہے۔ بحیثیت انسان، ہم ساری مخلوق کے نگہبان ہیں، جن میں مٹی، ہوا، پانی، جانور اور درخت شامل ہیں۔ اسلامی تعلیمات اور پیغمبر اکرم ﷺ یا اسلام کی روایات کا ایک بڑا مقصد ایک صحتمند اور صاف ستھرے ماحول کی تعمیر اور اسے برقرار رکھنا ہے۔ اس زمین پر ہمیں قدرتی وسائل کو پائیدار انداز میں استعمال کرنا ہوگا تا کہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ اللہ کا فضل و کرم اچھے اور صاف ستھرے ماحول کی صورت میں جاری رہے۔ مزید یہ کہ سیرت النبی ﷺ کے روشن اور درخشندہ پہلوؤں میں ماحولیاتی آلودگی سے نپٹنے کے بارے میں کسی بھی جدید عصری قانون کے مقابلے میں بہت بہتر اور خاطر خواہ ہدایت ورہنمائی کا سامان موجود ہے۔ اس لیے کہ افراد، کمپنیاں، فیکٹریاں یا ممالک ماحولیاتی آلودگی سے اس لیے انحراف کر رہے ہوتے ہیں کہ کہیں وہ عوامی شکایات یا محاسب کی بدولت قانون کی گرفت میں نہ آجائیں اور انہیں عدالتی چارہ جوئی یا جرمانوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ جب کہ سیرت النبی ﷺ کی جو اخلاقی تعلیمات بیان کی گئی ہیں انہیں کوئی بھی مسلمان مادی مفادات کے لیے نہیں بلکہ اللہ اور رسول ﷺ کی رضا کے لیے کرتا ہے اور وہ یہ عمل اس وقت بھی کر رہا ہوتا ہے، جب کہ مذکورہ بالا عوامل میں سے کوئی بھی محرک موجود نہیں ہوتا۔ اسے دنیوی جواب دہی کی بجائے اخروی جواب دہی کا خوف عمل پر مجبور کر رہا ہوتا ہے۔ اس لیے سیرت النبی ﷺ کی تعلیمات کو عام کر کے اور مسلمانوں کو ترغیب

و تحریص کے ذریعے عمل پر ابھار کر ماحولیاتی آلودگی سے باحسن وخوبی نبرد آزما ہوا جاسکتا ہے۔

اسلام انسان کو زمین کا امین اور خلیفہ قرار دیتا ہے، لہٰذا ماحول کی حفاظت ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔ اگر لوگ دینی تعلیمات کی روشنی میں صفائی، شجرکاری، ری سائیکلنگ اور کچرے کے درست انتظام کو اپنائیں تو معاشرے میں ماحولیاتی شعور بیدار ہو سکتا ہے۔ اسی طرح حکومت کو بھی چاہیے کہ ماحول دوست قوانین نافذ کرے اور ان پر سختی سے عمل کروائے تاکہ ایک صاف، صحت مند اور اسلامی اقدار کے مطابق معاشرہ قائم کیا جاسکے۔

**حوالہ جات**


1. 12 Five Year Plan issued by Government of Pakistan Planning Commission Ministry of Planning, Development and Reform, p.228 retrieved from www.pc.gov.pk (accessed on 25-04-2020)

2. انون فہمی، قانون وانصاف کمیشن حکومت پاکستان سپریم کورٹ بلڈ نگ اسلام آباد، ج3ص13۔

3. الاحزاب،21:33

4. الزمخشري،ابوالقاسم محمود بن عمرو بن احمد،528ھ،اساس البلاغۃ(بیروت: دار الکتب العلمیۃ:1419ھ)ص224۔

5. السید الجمیلی،الدکتور،الاسلام والبیئۃ( قاہرۃ: مرکز الکتاب للنشر،1997ء)ص14۔

6. **السید الجمیلی، دکتور۔** *الإسلام والبیئۃ*، **کتاب: الإسلام وحمایۃ البیئۃ، باب: المفھوم الإسلامی للبیئۃ**، قاہرہ: مرکز الکتاب للنشر، 1997ء، ص14۔

7. https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/environment (accessed on 20-04-2020)

8. مراد، برکات محمد،الاسلام والبیبۃ(مصر: دار القاہرۃ،2003ء)ص14۔

9. مراد، برکات محمد۔ *الإسلام والبیئۃ*، کتاب: الإسلام والبیئۃ في ضوء الشریعۃ الإسلامیۃ، باب: المفھوم العام للبیئۃ، **مصر**: دار القاہرۃ، 2003ء، ص14۔

10. ابن منظور، محمد بن مکرم۔ لسان العرب، جلد9، بیروت: دار صادر، 1990، ص28

11. غازی، محمود احمد۔ محاضراتِ مقاصد الشریعہ، اسلام آباد: ادارہ معارف اسلامی، 2004، ص42۔

12. منصور، محمد طاہر۔ *اسلام اور ماحولیاتی تحفظ*، لاہور: اسلامک ریسرچ کونسل، 2019، ص17۔

13. https://en.wikipedia.org/wiki/Pollution (accessed on 25-04-2020)

14. James Gustave Speth, Environmental Pollution A Long-Term Perspective, (Washington: World Resources Institute, 1988) p.263.

15. https://www.britannica.com/science/pollution-environment (accessed on 25-04-2020)

16. محمد بن حبان ، امام۔354ھ، صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان (بیروت: موسسۃ الرسالۃ، 1414ھ) ج 4 ص 262 ، حدیث1415۔

17. ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، م275ھ، سنن ابوداؤد، ج1ص128، حدیث475۔

18. ابوداؤد، سلیمان بن اشعث۔ *سنن ابوداؤد*، کتاب: الطّھارۃ، باب: فِي الِاسْرافِ فِي المَاءِ، جلد 1، صفحہ 128، حدیث 475۔ بیروت: دارالکتب العلمیۃ، 2002ء۔

19. بخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح بخاری، کتاب: الحراثۃ، حدیث: 2320، دارالسلام، ریاض، 1421ھ

20. بخاری، محمد بن اسماعیل، م256ھ، صحیح البخاری، ج1ص132، حدیث652۔

21. الغزالی، ابوحامد محمد بن محمد، 505ھ، احیاءعلوم الدین (بیروت: دارالمعرفۃ، س۔ن) ج2ص339۔

22. الغزالی، ابوحامد محمد بن محمد۔ *احیاءعلوم الدین*، کتاب: آداب المعیشۃ واَخلاق النبوۃ، باب: فِي فضل النظافۃ والطّھارۃ، **جلد2، صفحہ 339۔ بیروت: دارالمعرفۃ، س۔ن**

23. مالک بن انس، امام ، م 179ھ ، الموطا (ابو ظھبی۔ الامارات: مؤسسۃ زاید بن سلطان آل نھیان للاعمال الخیریۃ والانسانیۃ، 2004ء) ج4ص1078، حدیث2758۔

24. الاعراف: 56:7

25. الروم: 41:30

26. الغاشیہ: 20:88

27. وہ گیس جن کے اخراج سے زمین کا درجہ حرارت غیر فطری اور غیر معمولی طریقہ سے بڑھتا ہے۔

28. https://www.britannica.com/science/ozone-layer (accessed on 25-04-2020)

29. بخاری، محمد بن اسماعیل، م256ھ، صحیح البخاری، ج8ص10، حدیث6012۔

30. احمد بن حنبل، امام، م241ھ، مسند احمد، ج39ص140، حدیث23737

31. احمد بن حنبل، امام، م241ھ، ج20ص251، حدیث12902۔

32. المتقی الھندی، علاء الدین علی بن حسام الدین، م 975ھ، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج 15 ص 188 ، حدیث40534۔

33. [1] المتقی الھندی، علاءالدین علی بن حسام الدین، م975ھ، ج3ص909، حدیث9137۔

34. المناوی، زین الدین محمد عبدالرؤوف، م1031ھ، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر (مصر: المکتبۃ التجاریۃ الکبری، 1356ھ) ج 3ص30۔

35. مسلم بن حجاج، امام، م261ھ، صحیح مسلم (بیروت: داراحیاالتراث العربی، س۔ن) ج3ص1188، حدیث8(1552)۔

36. الزمخشری، ابو القاسم محمود بن عمروبن احمد، 538ھ، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل (بیروت: دارالکتاب العربی، 1407ء) ج2ص407۔

37. الانبیاء:30:21

38. سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارہ، حدیث:425

39. الروم،41:30۔

40. الرعد،11:13

41. الطبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد۔ **المعجم الکبیر**، جلد 1، صفحہ 942، حدیث نمبر 10303۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1408ھ۔

42. بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب: مناقب، باب: نبی کریم ﷺ کی صفات، حدیث:3559، دار السلام، ریاض، سن اشاعت:1421ھ

43. انظر: نسائی، احمد بن شعیب، 303ھ، السنن الصغری للنسائی، ج3ص14، حدیث1218۔

44. التوبۃ،108:9۔

45. البقرۃ،222:2۔

46. مسلم بن حجاج، امام، م261ھ، صحیح مسلم، ج1ص203، حدیث1(223)۔

47. ترمذی، محمد بن عیسیٰ، م 279ھ، جامع ترمذی (مصر: شرکۃ مکتبۃ و مطبعۃ مصطفی البابی الحلبی 1975ء) ج 5 ص 535، حدیث3517۔

48. ترمذی، محمد بن عیسی، م279ھ، جامع ترمذی (مصر: شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی، 1975ء) ج5ص111، حدیث

2799۔

49. http://en.m.wikipedia.org/wiki/Atomic bombings of Hiroshima and Nagasaki (accessed on 28.04.2020)

50. البقرۃ،2:11۔12۔

51. نسائی،احمد بن شعیب،303ھ،السنن الصغری للنسائی (حلب: مکتب المطبوعات الاسلامیۃ،1406ھ)ج8ص335،حدیث 5753۔

52. المتقی الھندی، علاء الدین علی بن حسام الدین، م 975ھ، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج 15 ص 432، حدیث 41709۔

53. ابن عابدین، محمد امین بن عمر،1252ھ،رد المختار علی الدر المختار،ج6ص343۔

54. البیہقی،ابو بکر احمد بن الحسین،م458ھ،شعب الایمان (ریض: مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع،1423ھ)ج12ص104، حدیث 9113۔

55. ابوداؤد، سلیمان بن اشعث،م275ھ، سنن ابوداؤد،ج4ص75،حدیث 4161۔

---

[1] 12 Five Year Plan issued by Government of Pakistan Planning Commission Ministry of Planning, Development and Reform, p.228 retrieved from www.pc.gov.pk (accessed on 25-04-2020)

[2] قانون فہمی، قانون وانصاف کمیشن حکومت پاکستان سپریم کورٹ بلڈنگ اسلام آباد،ج3ص13۔

[3] سورۃ الاحزاب،33:21

[4] الزمخشری،ابوالقاسم محمود بن عمرو بن احمد،528ھ،اساس البلاغۃ(بیروت: دار الکتب العلمیۃ:1419ھ)ص224۔

[5] السید الجمیلی،الدکتور،الاسلام والبیئۃ(قاہرۃ: مرکز الکتاب للنشر،1997ء)ص14۔

[6] https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/environment (accessed on 20-04-2020)

[7] مراد، برکات محمد،الاسلام والبیئۃ(مصر: دار القاہرۃ،2003ء)ص14۔

[8] ابن منظور، محمد بن مکرم۔لسان العرب، جلد9،بیروت: دار صادر،1990،ص28

[9] غازی، محمود احمد۔ محاضراتِ مقاصد الشریعہ،اسلام آباد: ادارہ معارف اسلامی،2004،ص42۔

[10] منصور، محمد طاہر۔اسلام اور ماحولیاتی تحفظ،لاہور: اسلامک ریسرچ کونسل،2019،ص17۔

[11] https://en.wikipedia.org/wiki/Pollution (accessed on 25-04-2020)

[12] James Gustave Speth, Environmental Pollution A Long-Term Perspective, (Washington: World Resources Institute, 1988) p.263.

[13] https://www.britannica.com/science/pollution-environment (accessed on 25-04-2020)

[14] محمد بن حبان،امام۔354ھ، صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان (بیروت: موسسۃ الرسالۃ،1414ھ)ج4ص262،حدیث 1415۔

[15] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، م275ھ، سنن ابوداؤد، ج1ص128، حدیث475۔

[16] بخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح بخاری، کتاب:الحراثۃ، حدیث:2320، دارالسلام، ریاض، 1421ھ

[17] بخاری، محمد بن اسماعیل، م256ھ، صحیح البخاری، ج1ص132، حدیث652۔

[18] الغزالی، ابوحامد محمد بن محمد، 505ھ، احیاءعلوم الدین(بیروت:دارالمعرفۃ، س۔ن)ج2ص339۔

[19] مالک بن انس، امام، م179ھ، الموطا(ابوظبی۔الامارات: مئوسسۃزاید بن سلطان آل نہیان للاعمال الخیریۃ والانسانیۃ، 2004ء)ج4ص1078، حدیث 2758۔

[20] الاعراف:56:7

[21] الروم:41:30

[22] الغاشیہ:1:88

[23] وہ گیس جن کے اخراج سے زمین کادرجہ حرارت غیر فطری اور غیر معمولی طریقہ سے بڑھتا ہے۔

[24] https://www.britannica.com/science/ozone-layer (accessed on 25-04-2020)

[25] بخاری، محمد بن اسماعیل۔الجامع الصحیح المعروف بصحیح البخاری، کتاب :الأدب، باب :رحمۃالناس والبھائم، حدیث:6012، جلد8، صفحہ 10۔بیروت:دار ابن کثیر، 1420ھ/1999ء۔

[26] احمد بن حنبل، امام۔المسند، کتاب :مسند عبداللہ بن عباس‌رضی اللہ عنہ، باب : أحادیث عبداللہ بن عباس عن النبیﷺ، حدیث:23737، جلد39، صفحہ 140۔

[27] احمد بن حنبل، امام۔المسند، کتاب :مسند عبداللہ بن عمرو، باب :ماروی عبداللہ بن عمر عن رسول اللہﷺ، حدیث:12902، جلد20، صفحہ 251۔

[28] المتقی الہندی، علاءالدین علی بن حسام الدین۔کنزالعمال فی سنن الأقوال والأفعال، کتاب :العلم، باب :الحث علی طلب العلم وفضلہ وتعلیمہ، حدیث: 40534، جلد15، صفحہ 188۔

[29] المتقی الھندی، علاءالدین علی بن حسام الدین۔کنزالعمال فی سنن الأقوال والأفعال، کتاب :الصلاۃ، باب : فضل الصلوات الخمس وفرضیتھا والحث علیھا، حدیث: 9137، جلد3، صفحہ 909۔

[30] المناوی، زین الدین محمد عبدالرؤوف(م1031ھ)۔فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، جلال الدین سیوطی کی کتاب الجامع الصغیر کی شرح۔جلد3، صفحہ 30۔ قاہرہ:المکتبۃالتجاریۃالکبری، 1356ھ۔

[31] مسلم بن حجاج، امام۔الجامع الصحیح( صحیح مسلم)، کتاب :الصیام، باب :بیان أن الدخول فی الصوم یکون بنیۃ من اللیل، حدیث:8(1552)، جلد3، صفحہ 1188۔بیروت:دارإحیاءالتراث العربي، س۔ن۔

[32] الزمخشری، ابوالقاسم محمود بن عمرو بن أحمد۔الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل وعیون الأقاویل فی وجوہ التأویل، جلد2، صفحہ 407۔

[33] الانبیاء:30:21

[34] سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارہ، حدیث:425

[35] الروم، 41:30۔

[36] الرعد، 11:13

[37] التوبۃ، 9:108۔

[38] البقرۃ، 2:222۔

[39] مسلم بن حجاج، امام، م 261ھ، صحیح مسلم، ج1 ص203، حدیث 1(223)۔

[40] ترمذی، محمد بن عیسیٰ، م 279ھ، جامع ترمذی (مصر: شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی 1975ء) ج5 ص535، حدیث 3517۔

[41] ترمذی، محمد بن عیسی، م 279ھ، جامع ترمذی (مصر: شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی، 1975ء) ج5 ص111، حدیث 2799۔

[42] http://en.m.wikipedia.org/wiki/Atomic bombings of Hiroshima and Nagasaki (accessed on 28.04.2020)

[43] البقرۃ، 2:11۔12۔

[44] نسائی، احمد بن شعیب، 303ھ، السنن الصغری للنسائی (حلب: مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، 1406ھ) ج8 ص335، حدیث 5753۔

[45] المتقی الھندی، علاء الدین علی بن حسام الدین، م 975ھ، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج15 ص432، حدیث 41709۔

[46] ابن عابدین، محمد امین بن عمر، 1252ھ، رد المختار علی الدر المختار، ج6 ص343۔

[47] البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، م 458ھ، شعب الایمان (ریض: مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، 1423ھ) ج12 ص104، حدیث 9113۔

[48] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، م 275ھ، سنن ابوداؤد، ج4 ص75، حدیث 4161۔

## References

1. 12 Five Year Plan issued by Government of Pakistan Planning Commission Ministry of Planning, Development and Reform, p.228 retrieved from www.pc.gov.pk (accessed on 25-04-2020)
2. Law Understanding, Law and Justice Commission Government of Pakistan Supreme Court Building Islamabad, Volume 3 p. 13.
3. Surah Al-Ahzab, 33:21
4. Al-Zumakhshari, Abu al-Qasim Mahmud bin Amr bin Ahmad, 528 AH, Asas al-Balagha (Beirut: Dar al-Kitab al-Ilamiya: 1419 AH) p. 224.
5. Al-Sayyid al-Jamaili, al-Daktor, Islam and Bayyah (Cairo: Makarza al-Kitab for publishing, 1997) p. 14.
6. https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/environment (accessed on 20-04-2020)
7. Murad, Barakat Muhammad, al-Sam al-Bayyyah (Egypt: Dar al-Cahra, 2003) p. 14.
8. Ibn Manzoor, Muhammad bin Makram. Lasan al-Arab, vol. 9, Beirut: Dar Sadr, 1990, p. 28
9. Ghazi, Mahmood Ahmed. Lectures on the Objectives of Sharia, Islamabad: Islamic Education Institute, 2004, p. 42.
10. Mansoor, Muhammad Tahir. Islam and Environmental Protection, Lahore: Islamic Research Council, 2019, p. 17.
11. https://en.wikipedia.org/wiki/Pollution (accessed on 25-04-2020)
12. James Gustave Speth, Environmental Pollution A Long-Term Perspective, (Washington: World Resources Institute, 1988) p.263.
13. https://www.britannica.com/science/pollution-environment (accessed on 25-04-2020)
14. Muhammad Ibn Hibban, Imam. 354 AH, Sahih Ibn Hibban, compiled by Ibn Balban (Beirut: Musa al-Rasalat, 1414 AH), Vol. 4 p. 262, Hadith 1415.
15. Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath, AD 275 AH, Sunan Abu Dawud, Vol. 1 p. 128, Hadith 475.
16. Bukhari, Muhammad bin Ismail. Sahih Bukhari, Book: Al-Harahat, Hadith: 2320, Dar al-Salaam, Riyadh, 1421 AH.
17. Bukhari, Muhammad bin Ismail, AD 256 AH, Sahih al-Bukhari, Vol. 1 p. 132, Hadith 652.

18. Al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad ibn Muhammad, 505 AH, Ihya' Ulum al-Din (Beirut: Dar al-Mirafa, S.N.) Vol. 2, p. 339.
19. Malik ibn Anas, Imam, d. 179 AH, Al-Muwatta (Abu Dhabi. Emirates: Mawasah Zayed ibn Sultan Al-Nahyan for Good and Humanitarian Works, 2004) Vol. 4, p. 1078, Hadith 2758.
20. Al-A'raf::7 56
21. Al-Rum: 30: 41
22. Al-Ghashiyyah: 88: 1
23. The gas whose emission increases the temperature of the earth in an unnatural and unusual way.
24. https://www.britannica.com/science/ozone-layer (accessed on 25-04-2020)
25. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jaami al-Sahih known as Sahih Al-Bukhari, Book: Al-Adab, Chapter: Mercy of the People and Animals, Hadith: 6012, Volume 8, Page 10. Beirut: Dar Ibn Kathir, 1420 AH/1999.
26. Ahmad bin Hanbal, Imam. Al-Musnad, Book: Musnad of Abdullah bin Abbas, Chapter: Ahadith of Abdullah bin Abbas on the authority of the Prophet, Hadith: 23737, Volume 39, Page 140.
27. Ahmad bin Hanbal, Imam. Al-Musnad, Book: Musnad Abdullah bin Umar, Chapter: What Abdullah bin Umar narrated from the Messenger of God, Hadith: 12902, Volume 20, Page 251.
28. Al-Mu'taqi al-Hindi, Aladdin Ali bin Hussam al-Din. Kinz al-Umal fi Sunan al-Aqwal wa al-Aqqal, Kitab: Al-Ilam, Chapter: Al-Haths ali Talab-ul-Ilm wa Fazla wa Talimah, Hadith: 40534, Volume 15, Page 188.
29. Al-Mu'taqi al-Hindi, Ala-ud-Din Ali bin Husam-ud-Din. Kinz al-Umal fi Sunan al-Qawal wa al-Aqqal, Kitab: Salat, Chapter: Fazl al-Salawat al-Khams wa Farzitah wa Haths al-Hadis, Hadith: 9137, Volume 3, Page 909.
30. Al-Manawi, Zain al-Din Muhammad Abdul Rauf (d. 1031 AH). Faiz al-Qadir Sharh al-Jami al-Sagheer, Jalaluddin Suyuti's book Al-Jamie al-Sagheer Sharh. Volume 3, page 30. Cairo: Al-Muktab al-Tajariyat al-Kubri, 1356 AH.
31. Muslim bin Hajjaj, Imam. Al-Jaami al-Sahih (Sahih Muslim), Kitab: Al-Saam, Chapter: Bayan ان المنجلة في السوم يكون بنيا من اللليل, Hadith: 8 (1552), Volume 3, Page 1188. Beirut: Dar Ihya al-Trath al-Arabi, S.N.
32. Al-Zumakhshari, Abu al-Qasim Mahmud bin Amr bin Ahmad. Al-Kashaf on the facts of the mysteries of revelation and the eyes of the opinions in the aspects of interpretation, volume 2, page 407.
33. Al-Anbiya: 21: 30
34. Sunan Ibn Majah, Kitab al-Taharah, Hadith: 425
35. Al-Rum, 30: 41.
36. Al-Ra'd, 13: 11
37. At-Tawbah, 9: 108.
38. Al-Baqarah, 2: 222.
39. Muslim ibn Hajjaj, Imam, d. 261 AH, Sahih Muslim, vol. 1, p. 203, hadith 1(223).
40. Tirmidhi, Muhammad ibn Isa, d. 279 AH, Jami' al-Tirmidhi (Egypt: Shirkah Maktaba and Mutabatah Mustafa al-Bay al-Halabi 1975) vol. 5, p. 535, hadith 3517.
41. Tirmidhi, Muhammad ibn Isa, d. 279 AH, Jami' al-Tirmidhi (Egypt: Shirkah Maktaba wa Matba'at Mustafa al-Bay al-Halabi, 1975) vol. 5, p. 111, hadith 2799.
42. http://en.m.wikipedia.org/wiki/Atomic bombings of Hiroshima and Nagasaki (accessed on 28.04.2020)
43. Al-Baqarah, 2:11-12.
44. An-Nasa'i, Ahmad ibn Shu'ayb, 303 AH, Sunan al-Sughri al-Nasa'i (Aleppo: Maktaba al-Massawat al-Islamiyyah, 1406 AH) vol. 8, p. 335, hadith 5753.

45. Al-Muttaqi al-Hindi, Ala' al-Din Ali ibn Husam al-Din, d. 975 AH, Kanz al-Ummal fi Sunan al-Iqwal wa al-Afa'l, vol. 15, p. 432, hadith 41709.
46. Ibn Abidin, Muhammad Amin bin Umar, 1252 AH, Radd al-Mukhtar Ali al-Dar al-Mukhtar, vol. 6, p. 343.
47. Al-Buhayqi, Abu Bakr Ahmad bin al-Hussein, d. 458 AH, Sha'b al-Iman (Rijd: Maktaba al-Rushd for Publication and Distribution, 1423 AH) vol. 12, p. 104, Hadith 9113.
48. Abu Dawud, Sulayman bin Ash'ath, d. 275 AH, Sunan Abu Dawud, vol. 4, p. 75, Hadith 4161.